



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید زورات کی زکوٰۃ نہیں دیتا۔ دریافت کرنے پر کہتا ہے کہ جو زورات اس کے نزدیک اس کے عورت اس کو پہنا کرتی ہے، اس لیے استعمال میں آنے والے زورات پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ کیا یہ سچ ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

(میری ناقص تحقیق میں زورات پر زکوٰۃ واجب نہیں، اگر دے تو بوجھا ہے، (اہل حدیث امر تسری ۲ نومبر ۱۹۳۸ء شریفہ: ... وہ بعض سلف کا مسلک ہے موطا میں دو (۲) اثر بھی ہیں، ایک عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا کہ وہ اپنی ہقیم بھانجیوں کی متولی تھیں، اور ان بھٹیوں کے زورات کی زکوٰۃ نہ نکالتی تھیں، دوسرا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ہے کہ وہ اپنی لڑکیوں اور لڑکھوں کے زورات سے زکوٰۃ نہ نکالتے تھے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو ان دو (۲) اثروں میں یہ تصریح نہیں، کہ ان کے زورات کا نصاب پورا تھا یا نہیں، یعنی میں دینا تھا، یا نہیں، ممکن ہے وہ نصاب سے کم ہوں، پھر خصوصاً جب آثار مرفوع حدیث کے خلاف ہوں تو ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا، اور یہ آثار خلاف حدیث مرفوع ہیں، کما سیاقی اور بعض اصحاب کو امام ترمذی کے قول سے بھی مغالطہ ہوتا ہے، جہاں انہوں نے : عمرو بن شعیب کی حدیث کو روایت کر کے کہا ہے :

المثنیٰ ابن الصباح وابن لھیعۃ یضعفان فی الحدیث ولا یصح فی خلاف عن النبی ﷺ شیئ انتحی و سیاقی جواب قول الترمذی عن الحافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ قال فی بلوغ المرام عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن امرأتہ انت النبی) ﷺ ومعاہ ابنہ لرباد فی یدابنتہا مسکنات من ذھب فھما لھا اقطین زکوۃ خذ اقات لا قال المیرک ان یسورک اللہ بھما یوم القیامۃ سوار بن من نارفہ لھما رواہ الثانیہ واسنادہ قوی وصحی الحاکم من حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا انتحی وقال الحافظ ابن حجر ایضا فی التلخیص بعد ذکر خذ الحدیث بلغظ ابی داؤد اخرجہ من حدیث حسین العلم وھو لھ عن عمرو وفیہ رد علی الترمذی حیث جزم بانہ لا یعرف الا من حدیث ابن لھیعۃ والمثنیٰ ابن الصباح وقدتا یعمم حجاج بن ارطاة ایضا قال لا یصحی وقد انضم الی حدیث عمرو بن شعیب حدیچ ام سلمۃ و حدیث عائشہ وساقھا و حدیث عائشہ اخرجہ ابی داؤد الحاکم والدارقطنی والبیہقی و حدیث ام سلمۃ اخرجہ ابی داؤد الحاکم ومن ذکر معھا ایضا وروئے ایضا عن اسماء بنت زید رواہ احمد و لھظہ عنھا قالت وعلت ابنا وخالتی علی النبی ﷺ وعلینا اساوہ من ذھب فھما لھا اقطین زکوۃ فھما لا قال اما متخافان ابن یسور اللہ یسور اللہ یسور من فاراد یا زکاتہ ثم ذکر حدیث لا زکاتۃ فی المحلی من روایہ البیہقی فی المعرۃ ثم قال ال اصل لہ اما یروی عن جابر من قولہ انتحی (ص ۸۳ جلد ۱ حدیث ام سلمۃ ذکرہ ایضا فی بلوغ المرام بلغظ انھا کانت تلئیس وضاحا من ذھب فھما لھا اقطین زکوۃ فھما لا قال اذا ویت زکاتہ فلیس بخز رواہ ابی داؤد والدارقطنی وصحی الحاکم ((انتحی))

(خلاصہ یہ کہ زور مستعمل میں زکوٰۃ فرض ہے، اس کا خلاف قطعاً باطل ہے۔ (ابو سعید شرف الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) (فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۴۴۰)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 7 ص 95-96

محدث فتویٰ